اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ
سنہ ۱۳۱۳
ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّلاً کہہ زباں سے نامِ خدا ۔ اُسکی نعمت کا کر تو شکر ادا

پھر تو تعریف کر پیمبرؐ کی ۔ مدح کر اُس کے بعد حیدرؑ کی

شاہ مرداں علیؑ ولیٔ خدا ۔ نہیں اُس کے سوا کوئی تیرا

دل سے تو دوست پھر علیؑ کا ہو ۔ شیعۂ پاک اُس ولی کا ہو

دین برحق ہے دین حضرت شاہ ۔ جس نے جانا وہی ہے مرد آگاہ

جعفری ہو خدا کی گر ہے چاہ ۔ اور راہوں میں ہوگا تو گمراہ

آلِ احمدؐ سے اب تولّا کر ۔ اُسکے دشمن سے تو تبرّا کر

حبِّ حیدرؑ میں کر وفاداری ۔ اُسکے دشمن سے کر تو بیزاری

گر محبت ہے دین کی کامل ۔ ہو نہ تو اصل و فرع سے غافل

فرع ہے شاخ اصل تو جڑ ہے ۔ شاخ اور جڑ بنا نہیں کوئی شے

پس اسی طرح کر تو دل میں دھیان ۔ شاخ اور جڑ بنا نہیں ایمان

بات حق سُن لے کان دھر دل سے	ترجمہ حافظی کا فاضل سے

در بیان اُصول دین گوید

ہیں جڑیں دیں کی پانچ اَی مومن	جان ہر اک کو اپنے دل میں گن
پہلے توحید کو خدا کی جان	دُوسرا عدل اُسکا دل سے مان
تیسری اصل تو نبوّت ہے	مذہب حق میں پھر امامت ہے
پانچویں اصل کو تو جان معاد	ہوش سے اپنے دلمیں کر تو یاد

در بیان معنی توحید گوید +

معنی توحید کے تو سُن لے جان	جس نے پیدا کیا یہ سارا جہاں
ایک ہے وہ جہاںمیں اے زیرک	وحدہٗ لاشریک ہے بے شک

در بیان صفات ثبوتیہ حق تعالےٰ گوید

آٹھ ثابت صفات ہیں اُسکی	زندہ ہے موت اُسے نہیں ہے کبھی
سب پہ قادر ہے سب کو وہ جانے	پائے سب بھید اور پہچانے
بولے قدرت سے اور وہ بات کرے	سُنے اور دیکھے اپنی قدرت سے
سب کا خالق ہے سب جگہہ حاضر	سب کے اعمال اُسپہ ہیں ظاہر
ہیچ کو جا ہے اور آپ ہے سچا	ہے ہمیشہ سے اور رہیگا سدا
یہ جو کی ہیں بیاں صفات اُسکی	سبھی کو جان عین ذات اُسکی
بیٹا بیٹی نہ اُسکی ماں ہے نہ باپ	ہے نرنکار سب سے آپ ہی آپ

در بیان صفات سلبیہ گوید

ذات اُسکی کوئی نہیں پاوے	دیکھنے میں نہ یاں نہ واں آوے

نہ وہ ملکر بنا کسی شے سے
سب کا خالق ہے بندگی سب اُسکے

نہ کسی چیز میں سمائے وہ
نہ کہیں جائے اور نہ آئے وہ

نہیں وہ جسم اور نہیں محتاج
پہلے جیسا تھا ویسا ہے وہ آج

نہیں وہ رنگ اور نہیں خوبو
اُسنے پیدا کیا ہے ان سب کو

نہ برائی وہ چاہے اَے خوشخو
نہ برا فعل بھاتا ہے اُس کو

چھ طرف ہیں مکان نہ جان اُسکا
لامکاں ہے نہیں مکان اُسکا

نہیں ہے یہ صفات لائق شان
یہ ہیں بندوں میں اور وہ ہی سبحان

دربیان معنئ عدل گوید

اور عادل ہے وہ کرے انصاف
کام اُسکا نہیں ہے جھوٹ خلاف

نہ کسی ذات پر ستم وہ کرے
نہیں راضی وہ کُفر کافر سے

ظلم سے پاک ذات ہے وہ مدام
کرے لعنت وہ ظالموں پہ تمام

نہ بدی پر ہماری اُسکی چاہ
نہ کسی کو کبھی کرے گم راہ

اپنے فعلوں پہ ہم نہیں مجبور
ہے بُرے اور بھلے کا ہم کو شعور

سمجھ اور عقل پہلے ہم کو دی
بھیجا پیغمبروں کو پھر بخوشی

کہ دکھاویں وہ راہ دیں سب کو
یاد ہر دم کیا کریں رب کو

دربیان معنی نبوت گوید

جان میرا نبی محمدؐ ہے
مکّی و ہاشمی و احمدؐ ہے

سن لے حضرت کے باپ اور اجداد
چار پشتوں کے نام رکھ تو یاد

یاد رکھ اُن کو مومن آگاہ
آمنہ ماں ہیں باپ عبد اللہ

جد ہیں عبد المطلب اُن کے — نہ بھلانا انہیں کبھی دل سے

اور پردادا حضرتِ ہاشم — جاننا انکا تجکو ہے لازم

اور ہاشم کا باپ عبدِ مناف — اُنکے اسمو نمیں کچھ نہیں ہے خلاف

نبی اپنا جو تونے پہچانا — حکم خالق کا اپنے سب مانا

ہے محمدؐ خدا کا راہ نما — حکم اسکا جو ہے سو حکمِ خدا

دین بہتر ہے انکا سب دین سے — ہے پیمبر کوئی نہ بعد اُن کے

حکم میں اُنکے ہے زمین و زماں — سب کچھ اُنکے لئے ہوا ہے عیاں

اُنہی کا دین ہے قیامت تک — جان اس بات کو بھی تو بے شک

عرش پر جس نے پائی ہے معراج — سب رسولوں کے سر کا ہے وہ تاج

ہیں بہت سے جو معجزاتِ نبی — اُنمیں ایک معجزہ ہے قرآں بھی

در بیان اسامی ائمہ طاہرین علیہم السلام گوید

بعد احمدؐ کے ہے ہمارا امام — شاہ مرداں علیؑ پہ بھیج سلام

راہِ دیں کا امام برحق ہے — مصطفےٰ کا وصیِ مطلق ہے

وصف اب کیا کروں میں حیدرؑ کا — ہے علی جانشیں پیمبرؐ کا

جو پیمبر خدا سے لایا ہے — ہمکو اُس نے سبھی بتایا ہے

بعد اُن کے ہوا امامِ زمن — بیٹا اُن کا بڑا امامِ حسنؑ

پھر تو ہیں حضرتِ امامِ حسینؑ — باپ سا اپنے رہبرِ کونین

بعد اُن کے علیؑ زینِ عباد — ہے لقب اُسکا سیدِ سجاد

پانچواں ہے امامِ دیں ظاہر — نام اُس کا محمدِ باقرؑ

بعد اُن کے ہیں جعفرؑ صادق
ہے خدا کا وہ حجت ناطق

بعد اُن کے ہیں موسیٰؑ کاظم
دین و دُنیا کے ہیں وہی ناظم

آٹھواں ہے امام راہ نما
یاد رکھ اُس کو ہے علیؑ رضا

پھر محمدؑ تقی نواں سرور
اور دسواں علیؑ نقیؑ رہبر

پھر حسنؑ عسکری ہے ییرا امام
پھر تو مہدیؑ پہ کہہ ہزار سلام

رہنما ہے وہ اس زمانے کا
مومن اُسکو یقیں سے جانیگا

ابر میں جیسے آفتاب چھپا
یوں ہی آنکھوں سے وہ جناب چھپا

تا قیامت جہاں میں ہو قائم
مہر شیعوں پہ اُسکی ہو دائم

اُسکا جسدن ظہور ہووے گا
ظلم اور کفر کو وہ کھووے گا

اِن اماموں کو جو کیا معلوم
سبھی ہیں پاک اور سبھی معصوم

سبھی نائب ہیں یہ پیمبرؐ کے
سبھی یہ جانشیں ہیں حیدرؑ کے

نہ گنہ اُن سے ہو نہ ہووے خطا
نہ کبھی چوکے ہیں نہ جھوٹ کہا

حکم اُنکا ہے حکم احمدؐ کا
حکم احمدؐ کا ہے سو حکم خدا

اُنکے فرمان سے جو منکر ہے
جان اُس شخص کو وہ کافر ہے

اُنہوں نے جو کہا حلال و حرام
کر یقیں اُسکو تا ہو نیک انجام

اُنکے دشمن کا جو ہو دشمن
اُسکو بھی جان لیجیو دشمن

کیا ہو درویش کیا ہو دُنیادار
سارے بدمذہبوں سے ہو بیزار

ظالموں کو بُرا نہ جانے جو
سب بُرے اور بھلے کو مانے وو

وہ ہیں ایسے جہاں میں بدمذہب
جان تو اُنکو ہیں وہ کافر سب

اور اس مسئلہ کو سن اے یار ‏ ‏ کر یقیں اسکو مومن دیندار
جسقدر رہیں پیمبران و نبی ‏ ‏ اس جہاں سے گذر گئے وہ سبھی
پاک ہیں ہر گناہ سے وہ سبھی ‏ ‏ سبھی ہیں حق کی راہ کے ہادی
سارے پیغمبر اور بارہ امام ‏ ‏ ہیں خطایوں سے پاک عمر تمام
باپ ماں انکے تھے سبھی دیندار ‏ ‏ سبھی تھے مومن اور سبھی سالار

دربیان جزو ایمان کہ جناب فاطمہ زہراست

ہے جو معصومہ پاک اے دانا ‏ ‏ بیٹی احمد کی فاطمہ زہرا
ذات اسکی کمال عرفاں ہے ‏ ‏ دوستی اسکی عین ایماں ہے
وہ شفاعت کریں گی امت کی ‏ ‏ انسے امید رکھ شفاعت کی
چودہ معصوم یہ کیے جو بیاں ‏ ‏ لے محمد سے تا امام زماں
وہ ہیں سارے جہاں سے بہتر ‏ ‏ لے فرشتوں سے تا بجن و بشر
بھیج صلواۃ ان پہ صبح و شام ‏ ‏ پھر قیامت کا آگے سن تو کلام

دربیان معنی معاد گوید

سچی کر معنی اب معاد کے جان ‏ ‏ کہ تیری ہوویں مشکلیں آسان
حق تعالے ہر اک پہ ہے قادر ‏ ‏ جتنی دنیا ہے اول و آخر
مرنے کے بعد پھر جلائے گا ‏ ‏ مومن ایمان اسپہ لائے گا
صدق دل سے تو کر اسے باور ‏ ‏ بعد مرنے کے قبر کے اندر

در سوال منکر و نکیر گوید

دو فرشتے نکیر و منکر ہیں ‏ ‏ وہ اسی کام پر مقرر ہیں

امرِ حق سے تجھے جلاویں گے ۔ اور تجھے سامنے بٹھاویں گے

کرینگے وہ سُوال تجھ سے یہی ۔ کہہ تو دنیا میں تو نے کیسی کی

رب ہے اب کون تیرا اسکو بتا ۔ کہوں اللہ تو ہے رب میرا

کہینگے مجھ سے کون تیرا نبیؐ ۔ مَیں کہوں گا محمدؐ عربی

کہینگے کیا ہے تیرے دیں کا نام ۔ کہونگا دین میرا ہے اِسلام

کہیں کیا تھی کتاب کر تو بیاں ۔ کہوں میری کتاب ہے قرآن

کہیں کیا تھا بتا تیرا قبلہ ۔ کہوں مَیں قبلہ ہے میرا کعبہ

پھر کہیں کون ہے امامِ اَنام ۔ کہوں اُن سے علیؑ ولی ہیں امام

پوچھیں پھر کون ہیں تو کہہ یہ سخن ۔ کہوں فرزند اُسکا شاہ حسنؑ

کہیں پھر کون ہے امامِ سعید ۔ کہوں ابن علیؑ حسینؑ شہید

کہیں بعد اُن کے صاحبِ ارشاد ۔ کہوں حضرت علیؑ زین عباد

پوچھیں بعد اُن کے کون ہے ظاہر ۔ کہوں حضرت محمدؑ باقر

پوچھیں پھر کون دین کا ناطق ۔ کہوں تب اُنسے حضرت صادقؑ

کہیں پھر کون ہے شہِ عالم ۔ کہوں تب اُن سے موسیٰؑ کاظم

کہیں پھر کون دین کا حامی ۔ کہوں حضرت علیؑ رضا نامی

کہیں پھر کون ہے شہِ عالی ۔ ہے محمدؑ تقی کہوں والی

کہیں پھر کون امام بعد تقیؑ ۔ کہوں ہے شاہِ دیں علیؑ نقی

پوچھیں بعد اسکے کون رہا رہبر ۔ ہے حسن عسکری کہوں سَروَر

کہیں اب کون ہے امامِ زماں ۔ کہوں مہدیؑ ہے صاحبِ دوراں

جب ملے اُنکو یہ درست جواب — کہیں گے لطف سے کہ کر تو خواب

سو تو آرام سے نہ کہہ کچھ بات — جیسا سویا تھا اپنے بیاہ کی رات

پھر تو ارواح مومنیں کی تب — رہینگی وادی السلام میں سب

کہ وہ پشت نجف میں ہے صحرا — نام ہے وادی السلام اُس کا

رہینگے اُس جگہہ قیامت تک — اور قیامت کا ہونا ہے بے شک

جو کوئی دین سے نہ تھا آگاہ — یا کہ مشرک تھا وہ معاذ اللہ

تھا وہ اپنے نبیؐ سے بھی غافل — دین اسلام سے وہ تھا جاہل

یا کہ ظاہر میں وہ مسلماں تھا — اور اُسکے نہ دل میں ایماں تھا

تھا وہ غافل کتاب قرآں سے — تھا وہ جاہل کلام سبحاں سے

قبلہ کا اُس کو اعتقاد نہ تھا — نہ خدا کو کبھی کیا سجدا

یا بظاہر بنا تھا شیعہ لعیں — جانتا تھا نہ دین کے آئیں

نہ تھا وہ باخبر اماموں سے — اور جاہل تھا اُنکے ناموں سے

دشمنوں کو نہ اُنکے لعن کیا — ظالموں پر کبھی نہ طعن کیا

یا کہ کرتا تھا سب کا وہ اقرار — رسم کفار میں بھی تھا تیار

یا شکر سیتلا بھوانی تھا — معتقد تھا وہ شیخ سدو کا

نگاڑے احمد کبیر کی مانتے — وہ نبیؐ و علیؑ کو کیا جانے

مانتے تھا ہولی اور دیوالی کو — پوجے تھا باہمن اور مالی کو

پیر سر پر بلاتے جو احمق — اور پریوں کے دیتے ہیں ولیتی

جو چلے چھوڑ راہ سیدھی کو — نہ کیجو لعنت تو ایسے گیدی کو

یا تھا ملحد و یا کہ صوفی تھا
ناصبی خارجی و کوفی تھا

یا نصیری و یا کہ غالی تھا
رند مشرب و لاؤ بالی تھا

کرتا تھا آپ سے حلال و حرام
تھا یونہی کہنے کو مسلمان نام

نہ رکھا روزہ اور نہ کی تھی نماز
خوف حق سے نہ دلمیں سوز و گداز

اور کیا بھی نماز اور صیام
پر شرائط بجا نہ لایا تمام

ایسا ملعون جب جہاں سے گیا
قبر میں اُسکو سب نے جا کے رکھا

در بیان احوال گور و منکر نکیر گوید

اُس گھڑی دیکھکر اندھیری گور
لیکے تھا بیٹھا یا جیسے چور

کیا منکر نکیر نے یہ سُوال
کون ہے رب تیرا تو کہہ فی الحال

مضطرب حال ہو گئے وہ بولا
میں نہیں جانتا یہ سُنتا تھا

یا کہ بولا کہ رب تو ہے اللہ
پر نبیؐ سے تو میں نہیں آگاہ

یا نبیؐ کا بھی تو بتایا نام
ہوا حیران کیا جو دیں سے کلام

وہ اماموں کو اپنے کیا جانے
قبلہ اور کعبہ کو نہ پہچانے

نہ لیا اُس نے اپنا نام کتاب
نہ دیا اُس نے اِک دُرست جواب

بولے منکر نکیر اے ملعون
وائے تجھ پر کہ تو ہے سخت زبوں

تجھ پہ لعنت خدا کی دائم ہو
تا قیامت کا روز قائم ہو

تب لگا ہونے اُسپہ سخت عذاب
ہو گئی گور سب پُر آگ شتاب

روحیں اُن کافروں کی بنکے بھوت
رہنگی سب بوادی برہوت

کہ وہ ملک یمن میں ہے جنگل
کہ وہی کافروں کا ہے مدخل

تا قیامت جہاں میں ہو قائم — رہینگے سب عذاب میں دائم

بیان احوال آنچہ پیش از قیامت خواہد شد واحوال دجال لعین گوید

ہے روایت کہ خلق کے درمیان — فسق اور کفر جب بہت ہو عیاں
آوے دنیا میں اولاً دجال — سارے عالم کو وہ کرے پامال
سر پہ رکھ تاج بے حیائی کا — مدعی ہوگا وہ خدائی کا
تین دن میں پھریگا سارا جہاں — آدمی لاکھوں ہونگے بے ایماں
رہیں ایماں پہ مومن کامل — فضل خالق کا جنکے ہے شامل

دربیان ظہور جناب حضرت صاحب الامر علیہ السلام گوید

پھر تو جب چاہے حضرت قادر — صاحب الامر کو کرے ظاہر
جس گھڑی شاہ دیں کریگا ظہور — سب جہاں ہوگا عدل سے معمور
کوئی ایسا نہ ہوگا جن انساں — کہ نہ لے آکے شاہ کی وہ اماں
سارے دنیا کے مومن کامل — اور جو علم دین کے ہیں عامل
آکے بیعت کرینگے فوج بہ فوج — جیسے دریا کی آئے موج بہ موج
لیکن اول کریگا جو بیعت — ساری دنیا سے کرکے وہ سبقت
ہونگے بیشک وہ جبرئیل امیں — صادقوں سے سنا ہے ہم نے یونہیں
کرینگے عیسیٰ آسماں سے نزول — دین احمد کو وہ کریں گے قبول
رکھ کے صاحب زماں کے ہاتھ پہ ہاتھ — مقتدی ہونگے اعتقاد کے ساتھ

ہوگی دُنیا تمام آباداں	مارے جائینگے کافرانِ جہاں
غیر دینِ خدا نہ ہو مقبول	لاویں ایمان یا وہ ہوں مقتول
دینِ حق کے سوا نہ ہو کوئی دین	سارے دُنیا کا ایک ہو آئین
شرک اور کفر جگ سے سب جاویں	بندگی خاص سب بجا لاویں
ہوگا پھر حکم شاہ کا ہرگاہ	لاویں دجال کو بحالِ تباہ
مہدیٔ دیں کا تب ہو یوں فرماں	سُولی دیں اُسکو کوفے کے درمیان
مرے دجّال کافرِ ملعون +	ہووے سب کافروں کا حال زبوں

دربیان رجعت گوید

اور ایمان لا تو رجعت پر +	یعنے قبلِ قیامتِ اکبر +
جب کہ ظاہر ہو مہدیٔ دوراں	کرے دنیا کو ساری آباداں
ساتھ احمدؐ کے اور گیارہ امام	آوینگے پھر اسی جہاں میں تمام
مہدیٔ دیں کے ساتھ ہوینگے	کفر اور ظلم کو وہ کھووینگے
کریں گے بادشاہی دنیا	نہ رہے ایک نام ظالم کا +
ہیں جو گذرے جہاں سے مومن خاص	شیعہ دیندار و پاک با اخلاص
جیئیں گے پھر خدا کی قدرت سے	ہونگے فائز سب اُنکی خدمت سے
مہدیٔ عصر ساتھ خورم و شاد	رہینگے وہ بموجبِ ارشاد
اور جو تھے محض کافرِ بے دین	اس جہاں سے گذر گئے وہ لعین
آوینگے پھر یہاں وہ خانہ خراب	پاوینگے اِس جہان میں وہ عذاب
اور پھر وہ سزایہ پاویں گے	دن میں سَو بار مارے جاویں گے

جگ میں پھر آکے حیدرؑ صفدر
اور شیطاں لیکے اپنے یار
دونو لشکر میں ہووے جنگِ عظیم
ماریں ایک نیزہ اُسکے شانوں پر
شرک اور کفر جگ سے سب جاویں
اہل بیت محمدؐ عربی
ہے روایت کہ سال اَسّی ہزار
بادشاہی کریں رسولؐ خدا
کریں دُنیا میں سلطنت ہر یک
اور کریں سلطنت بزینت وزین
رہیں گے اِسقدر امامِ شہید
ہووے شاہ شہید کا عرفان
جبکہ ہوگا دلوں کو سب کے یقین
مہدیٔ دین کی ہوگی یہ صورت
جگ سے گزرینگے جب شہ کونین
کریں غسل و کفن حنوط و نماز
کریں گے دفن قبر میں سرور
کیونکہ معصوم پر کرے معصوم
جان یہ دل سے تو بصدق یقین

لیکے سب یار اپنے وہ سرور
آوے نہرِ فرات پر ایک بار
آویں اُسوقت تب رسولِ کریم
ہوے شیطان اور سب لشکر
بندگی خاص سب بجا لاویں
اِسی دُنیا کے بیچ آکے سبھی
کریں شاہی ائمہ اطہار
سارے عالم پہ ہووے حکم اُنکا
حضرت مرتضےٰؑ سے مہدیؑ تک
شاہ گلگوں قبا امام حسینؑ
کہ بھویں پلکیں ہونگی اُنکی سفید
مومنوں کو تمام بادل وجان
کہ یہی ہیں حسینؑ سرورِ دین
کریں گے اِس جہان سے رحلت
دینگے خود غسل اُنہیں امام حسینؑ
صاحب العصر کو وہ شاہ حجاز
صاحب الامر کا تنِ اطہر
غسل و کفن و نماز دین کی رسوم
سب اماموں سے ہے سنا یونہیں

ایسی باتوں پہ مت تعجب کر
کہ ہے قدرت خدا کو اِن سب پر

جس نے پہلے کیا تجھے پیدا
پھر تو کیا وہ جِلا نہیں سکتا

اُن کے منکر کو جان لے کافر
کیونکہ قرآں سے ہے یہ سب ظاہر

بعد ازاں سب امام و پیغمبر
اِس جہاں سے کریں عدم کا سفر

جب سدھاریں گے دین کے سلطان
ہوگی دُنیا خراب اور ویراں

دربیان احوال قیامت گوید

سُن قیامت کے جو لکھی ہیں نشان
یوں حدیثوں میں سب ہے اُنکا بیان

پہلے تو آئے گا یہاں یاجوج
ہوگا ظاہر جہاں میں پھر ماجوج

آکے دونو کریں گے سب کو خراب
ہوگا دنیا کے بیچ سخت عذاب

دابۃ الارض ہوگا پھر حاضر
حق نے قرآن میں ہے کیا ظاہر

ہے وہ بے شک علیؑ شہِ مرداں
آخری وقت میں جو ہوگا عیاں

ساتھ ہوگا عصائے موسیٰ بھی
ہوگی انگشتری سلیماں کی

مارے گا جسکے سر پہ آکے عصا
اُسکی پیشانی پر یہ ہوگا لکھا

کہ یہ ہے کافرِ لعیں حقّا
صادقوں سے ہے ہمنے یونہیں سنا

اور مومن کے ماتھے پر پیدا
ہو انگوٹھی کا نقش یوں اُبھرا

خاص مومن خُدا کا ہے بندا
صدق سے جان تو اِسے دانا

پھر ہو مغرب سے آفتاب عیاں
سُنّی اور شیعہ نے کیا ہے بیان

ہوویں دروازے توبہ کے تب بند
لانا ایماں کسی کا ہو نہ پسند

آسماں سے ہو پھر دُھواں پیدا
کہ چھپے اُس دھوئیں میں سب دُنیا

کافروں کے دماغ ہوں بریاں　　ان عذابوں سے ہو جہاں نالاں

مومنوں کو دھواں ہو جیسے زکام　　بعد چالیس دن کے ہووے تمام

پھر تو جب چاہے خالقِ داور　　ہووے اُس دن قیامتِ اکبر

ہووے جو وقت حکم ربِّ جلیل　　پھونکدے صُور اپنا اسرافیلؑ

مریں اِک آن میں سبھی یکبار　　جتنے انسان و جن ہیں اور جاندار

چاند و سُورج سیہ ہوں سب تارے　　آسماں پھٹکے گر پڑیں سارے

آسمانوں پہ جسقدر ہیں مَلک　　عرش و کُرسی بھی اور ساتوں فلک

آگ اور خاک باد اور پانی　　سبھی ہوینگے اُس گھڑی فانی

سب پہاڑ اور درخت اور صحرا　　لے سمندر سے نہر اور دریا

کیا ہو جن کیا ہو دیو کیا شیطان　　جنّت اور نار حور اور غلمان

کیا زمین آسمان دن اور رات　　چاشنی موت کی چکھے سب ذات

نہ رہے کوئی جز بذاتِ خدا　　تب وہ فرمائے قہر سے یہ ندا

ہیں کہاں بادشاہ صاحبِ زور　　سلطنت پر جو اپنی تھے مغرور

آج کا دن ہے واسطے کس کے　　کون ہے جو جواب اُسکا دے

اپنی قدرت سے وہ کہے یکبار　　ہے خدا کے لئے جو ہے قہار

رہے یوں نیستی ہزاروں سال　　پھر تو جب چاہے قادرِ متعال

پھونکے قدرت سے صورِ دوسری بار　　جیئے اک آن بیچ سب سنسار

در بیان رستخیز قیامت گوید

ہوگا فرمان خالقِ سبحان　　پیدا ہوا ایک پل میں سارا جہان

پھر زمین آسمان سب دنیا ‌ــ جیسے پہلے تھی ویسے ہوں پیدا

مردے آویں زمین سے باہر ‌ــ جتنے حیواں ہیں اور جن و بشر

سات دوزخ اور آٹھ باغِ جناں ‌ــ جمع سب ہونگے وقتِ حشر وہاں

ایک نیزے پہ آفتاب رہے ‌ــ کسی کو گرمی سے نہ تاب رہے

عرق اس درجہ سب کو آئیگا ‌ــ غرق ہونے کا ہوگا ڈر پیدا

ہول ہوگا وہاں دمِ محشر ‌ــ کانپ اُٹھینگے سارے جن و بشر

انبیا اور اوصیاء و ولی ‌ــ سب شہید اور سعید اور شقی

سب لگیں بولنے کہ وانفسی ‌ــ یعنے تو مجھ کو بخش یا ربی

بولیں اُسوقت یوں رسولِ خدا ‌ــ میری اُمت کو بخش اے مولا

ہوگا وہ دن ہزار برسوں کا ‌ــ دینا ہوگا حساب برسوں کا

لا ترازو کھڑی کریں فی الحال ‌ــ تولے جاویں بُرے بھلے اعمال

جسکے عملوں کا پلّہ ہلکا ہو ‌ــ اُسکو دوزخ کا وہاں تہلکا ہو

جسکے عملوں کا پلّہ بھاری ہو ‌ــ اُسکو دوزخ سے رستگاری ہو

سب کو ہوگا صراط پر جانا ‌ــ اُن سبھی چیزوں پر یقیں لاتا

ہے وہ کتنے ہزار سال کی راہ ‌ــ اُسپہ چلنے سے ہوگا حال تباہ

تیغ سے تیز بال سے باریک ‌ــ ہوگی وہ راہ سخت اور تاریک

علیؑ کی راہ میں جو ہیں محکم ‌ــ رکھیں اس راہ پر وہ جلد قدم

اہلبیتِ نبی کی اُلفت میں ‌ــ پہنچیں گے جلد پھر وہ جنت میں

جو کہ مومن نہیں ہیں بدمذہب ‌ــ گریں دوزخ میں ٹکڑہ ہو کر سب

پانچ چیزوں سے وہ کریں یہ سوال ۔ پہلے تو پوچھیں عمر کا احوال
کون سی شے میں عمر فانی کی ۔ کہئے کیونکر کہو جوانی کی
مال و زر کس طرح کمایا تھا ۔ کون سے کام میں اٹھایا تھا
پھر اس امت سے روز محشر میں ۔ دوستی اہلبیتؑ کی پوچھیں
ہاتھ میں دینگے نامۂ اعمال ۔ زشت طینت ہو یا ہو نیک خصال
مومنوں کا تو ہوگا داہنا ہاتھ ۔ ہوگا دوزخ سے وہ برات نجات
عمر بھر کے حلال کا ہو حساب ۔ اور جو ہو حرام تو ہو عذاب
فعل بندوں سے جب کریں وہ سوال ۔ ہوویں منکر وہاں سبھی فی الحال
ہوگا فرمان حضرتِ قہار ۔ بولیں انکے گواہ سب یکبار
آنکھیں اور کان اور پاؤں ہاتھ ۔ امرِ حق سے بیاں کریں سب بات
بولیں جو کچھ کہ تھا انہوں نے کیا ۔ سب خدا کے حضور دیں وہ بتا
برے فعلوں کی سب کو دینگے سزا ۔ نیک اپنے بھلے کی پاویں جزا
ظالموں کو تمام لاویں گے ۔ حق بھی مظلوم کو دلاویں گے
جگ میں جو تھے علیؑ کے شیعہ سبھی ۔ انکو بخشائیں گے علیؑ و نبیؐ
جو کہ ہوگا محب حیدر کا ۔ سب کو دیویں گے جام کوثر کا
اسکے پینے سے سب کو فرحت ہو ۔ لذت اور قوت اور عشرت ہو
جو گنہگار ہوں گے مرد و زن ۔ انکو بخشائینگے حسینؑ و حسنؑ
دیکھیں گی باپ کی جو امت کو ۔ آویں گی فاطمہؑ شفاعت کو
وہ کہیں گی کہ اے خدائے کریم ۔ میرے بیٹوں کا خوں بہا ہے عظیم

میری اب دادیاں تو مجکو دلا — کہے اسوقت اُن سے ربِ علا
کیا ہے تیرا سوال بنتِ رسولؐ — سبھی حاجات تیری ہیں مقبول
جو تو چاہے وہی ہیں تجکو دوں — راضی ہونیسے تیری راضی ہوں
کہیں گی فاطمہؑ کہ اے غفار — جتنے ہیں شیعیان ہشت و چہار
جتنے دیندار ہیں یہ مرد و زن — دشمنوں کے ہمارے ہیں دشمن
کیا دُنیا میں جو گناہ و خطا — بخشدے سب کو اے میرے مولا
رحمت اللہ کی ہو جب نازل — سب کو جنّت میں تب کریں داخل
پھر تو ہر اک امام آئے گا — لاکھوں شیعوں کو بخشوا ئیگا
اور جو مومنان کامل ہیں — دیں کے ملک میں جو عامل ہیں
فقرا و رفاقہ میں رہے دائم — مرضئ حق پہ وہ رہے قائم
راہ صدق صفا سے تھے آگاہ — کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ
ہونگے بس سب وہ داخل جنّت — سر پہ اُنکے رہیگی پھر رحمت
شیعہ فاسقاں کو کرکے عذاب — بعد جنّت میں اُنکو دینگے ثواب
مشرک اور کافر او رمنافق سب — جسقدر ہیں جہاں ہیں بدمذہب
سب کو دوزخ میں لا کے ڈالینگے — نہ کبھی واں سے پھر نکالینگے
کافروں کو کبھی نہ ہووے نجات — مومنوں کے زیادہ ہوں رجات
ہیں گنہ تین قسم کے اے یار — ہو نہ غافل اگر تو ہے دیندار
پُوچھ اس مسئلہ کو ہوش سے تو — مت بھلا اسکو سُنکے گوش سے تو
ایک تو ہیں گنہ خدا کے گناہ — ان سے پرہیز کر نہ ہو گمراہ

جیسے نشہ پیا ہو کھیلا جُوا — یا زنا اور کام بد جو ہُوا
زنِ بیگانہ سے کرے بدکام — راضی ہو یا کرے بزور تمام
دیکھنا ناچ سُننا راگ اور رنگ — جھانج اور تال ڈھولک اور مردنگ
ہیں اسی طرح کے ہزاروں گُناہ — اِن میں سے ہو جو کچھ معاذ اللہ
اِن گناہوں سے جس نے توبہ کی — بخشے جائینگے ہے اُمید قوی
جیسے خمس و زکوٰۃ کو نہ دیا — کہ ہے واجب کرے وہ سب کو ادا
اور جو واجب خدا کے ترک کرے — جیسے روزہ نماز کو چھوڑے
اُنکو توبہ کے ساتھ کر تو قضا — تاکہ بخشے گُناہ تیرا خدا
اور گنہ غیر کا بتامیں دُوں — کسی کو مارا یا کیا ہو خون
گالی دی یا کسی کی کی غیبت — سخت ہو کر کسی کو دی ذلت
یا کسی کا لیا ہو جنس اور مال — ظلم کی راہ خواہ قرض کی چال
جھوٹ بولا کسی پہ کی تہمت — یا کہ مومن کو دی کبھی ذلت
کرادا مال و زر کو تو اُن کے — یا رضا سے کریں معاف تجھے
یہ نہ ہوگا معاف توبہ سے — بخشوا اُس سے تا معاف کرے
دو ہیں اسطرح سے جو ایک نہ ہو — روز محشر کو دینا ہو تجھ کو
ایک کوڑی ہو یا کہ اک دانا — دینا ہوگا تجھے یقین لانا
اور کیا ہو کسی کو جو گمراہ — بدی سکھلا کے جو کیا ہو تباہ
یا زلا اُنکو ایسے کاموں سے — توبہ کر ہو تو نیک ناموں سے
دے خدا توبہ کی تجھے توفیق — ہووے توفیق اُسکی تیری رفیق

گئے ہیں میں نے ساری عمر گناہ
اپنے عصیاں سے ہوں میں سخت تباہ

فعل اے دل ہیں میرے جاہل
فضل حق کا کرے مجھے فاضل

یا الٰہی تو لطف کر مجھ پر
میرے افعال پر نظر مت کر

بہ طفیل محمدؐ عربی
بہر سبطین اور علیؑ ولی

مناجات بدرگاہ حق تعالےٰ گوید

بار الٰہا پئے چہاردہ تن
کربلا کردے اب تو میرا وطن

تیرے کچھ فضل سے نہیں یہ عجیب
وہیں کی خاک ہووے مجھ کو نصیب

رات دن میں یہ فکر کرتا ہوں
اسی اندیشے میں میں مرتا ہوں

وقت اب کوچ کا قریب ہوا
ہائے مجھ کو نہ یہ نصیب ہوا

نہیں پاؤں میں زور ہاتھ میں زر
اے خدا میری مشکل آساں کر

گئے سب یار میں رہا تنہا
کیا کروں میں بیاں مصیبت کا

تو ہی پہنچادے مجھ کو ربِّ ودود
ہے جہاں میری منزل مقصود

رکھ محبوں کو فیض سے آباد
کر مجھے قید شہد سے آزاد

جسقدر ہیں غلام حیدرؑ کے
رہیں غم میں حسینؑ سرور کے

کوئی غم ہو نہ اُن کو دنیا کا
خوف دے دل کو اُنکے عقبیٰ کا

جو کہ ہیں خویش و آشنا دیندار
بخش سب کے گناہ اے غفار

تو ہی ہادی ہے رہنمائی کر
مجھے اور اُن کو کربلائی کر

کر روا میری تو سبھی حاجات
بہ محمدؐ و آلہ الصلوٰۃ

قسم دوم در فروع گوید

یہی یہ پانچوں اصول دین کے بھی — یہ جو میں نے بیاں کئے تجھ سے
پایا جو تو نے دین اور ایمان — بندگی کی روش کو بھی پہچان
حکم ہیں چھ تجھے عبادت کے — یوں خدا اور رسول نے ہیں کہے
جان انکو فروع دیں اے یار — کہ ہیں وہ شاخ دین کی دیندار
پہلے حج پھر جہاد و صوم و صلوٰۃ — پانچواں خمس اور چھٹی ہے زکوٰۃ
چھٹوں واجب ہیں یہ مسلماں پر — جبکہ رکھتا ہو قدرت اس پہ بشر
حج تو واجب ہے جبکہ ہو مقدور — خرچ رکھتا ہو راہ کا بھی ضرور
جب ہو حاضر امام یا نائب — جب کرے وہ جہاد ہے واجب
دے تو خمس و زکوٰۃ اے دلبر — جبکہ آوے حلال جنس و زر
پانچواں روزہ ماہ رمضاں کا — یا کہ ہو اوپر اپنے نذر کیا
اور چھٹے ہے نماز اے سرور — فرض ہے رات دن میں یہ تجھ پر
تارک اسکے کو جان کافر ہے — حق کے فرمان سے یہ ظاہر ہے
سب عبادت خدا کی ہے سرور — نہیں کوئی نماز سے بہتر

در بیان شروط نماز گوید

ہے طہارت نماز سے پہلے — جائز اس سے نماز ہے سن لے
اب طہارت کی بات سنتا جا — جبکہ ہو پاک دین کی راہ میں آ
جس طہارت سے پاک ہوگا تو — ہے وہ غسل اور تیمم اور وضو
گیارہ چیزیں ہیں جو کہ توڑیں وضو — جان پیشاب جا ضرور کو تو
پائخانہ کے یاد رکھ آداب — دین کی بات میں نہ کچھ حجاب

آگے پیچھے کو ڈھانپے غیروں سے
شرع کے بیچ ہیں حرام مدام
جبکہ پیشاب سے فراغت ہو
پر ہے پیشاب کرنے میں بہتر
تین باری یوں سُوتنا کر لاوے
رکھکے اک انگلی نیچے ایک اوپر
سُوتنت یوں تین بار اہل دین
پھر تو دھو ڈال ڈال کے پانی
جبکہ جانا ہو تیرا جائے ضرور
لوٹے کی ٹونٹی سے تو پانی ڈال
پانی سے دھو تو وہ جگہہ یہانتک
پاک ہونے کا دل میں ہووے یقین
دیکھنے سننے کو ترے کھووے
اور جیس شخص کی کہ بلائے سر کی
کھانے سے نشہ کے جو ہو کثرت
آپ ہی آپ جسکو غش آوے
یا چھٹے پاؤں خون ہو جاری
حیض یا آیا ہووے عورت کو
یا بدن مس ہو جسکا مُردے سے

پیٹھ مُنہ قبلہ کو کبھی نہ کرے
عورت اور مرد کو یہ چاروں کام
جائے پیشاب تین باری دھو
سُوتتے مقعد سے جڑ تلک سرور
بول کو جڑ تلک وہ پہونچاوے
جڑ سے سر تلک تو سُوت پسر
بول کی بوندرہ بجاوے کہیں
جائے پیشاب کے نکلنے کی
اسطرح دھو کہ ہو نجاست دور
اسقدر ملکے دھو کہ ہووے زوال
نہ ہے گندگی کا دل میں شک
شرع کے بیچ ہے کہا یونہیں
لیٹا یا بیٹھا اسقدر سووے
آدمی کے لیئے ہے بے صبری
ہوش جب جائے عقل ہووے پست
یا ہو دیوانہ عقل کھو جاوے
عورتوں کو جو ہووے بیماری
خون جننے کے بعد جاری ہو
سرد ہو جب کہ بعد مرنے کے

(مراتب علی

نہ دئے ہوویں تین غسل اُسے — شرع میں جو لکھے ہیں میت کے
شرط ہے مُردہ کا بدن چھونا — بال یا خون ہڈی مستثنا
ٹوٹنے میں وضو کے جب ہو یقین — شک ہو کرنے میں یہ کیا کہ نہیں
ایسی صورت کا کرکے اندازہ — پھر سے اپنا وضو تو کر تازہ
ہو یقیں یہ وضو تو ٹوٹا تھا — اور یقیں ہو کہ تھا وضو بھی کیا
پر ہو شک یہ کہ پہلے کیا تھا کیا — ایسی صورت میں کر وضو تو نیا

در بیان واجباتِ وضو گوید

بارہ چیزیں وضو میں واجب جان — جان یہ مسئلہ نہ ہو نادان
نیت اور اُسکے حکم میں رہنا — یعنے دل میں تجھے ہو یوں کہنا
وضو کرتا ہوں میں برائے خدا — تاکہ ہو مجھ سے یہ نماز ادا
صاف نیت تری عبادت ہو — صرف حکمِ خدا کی طاعت ہو
نہ ہو سردی کا ہاتھ منہ کا دھیان — نہ چھڑانا ہو خاک کا ارمان
اپنی نیت کو پھر نہ خام کرے — اور اپنا وضو تمام کرے
نہ ہو دل میں وضو کو چھوڑیں — یا کسی طور سے تو توڑوں میں
نہ دِکھانا کسی کا ہو منظور — نہ عبادت پہ اپنی ہووے غرور
ہو سکاں اپنا یا کہ اذن لے تو — جائے غصبی پہ تو کرے نہ وضو
پانی ہو پاک اور وہ ہو اپنا — اور نرے پانی سے وضو کرنا
نہ عرق ہووے اور نہ ہووے گلاب — نرے پانی میں یہ نہ ہو تجھے حساب
آگے سر کے جہاں سے ہوویں بال — ٹھوڑی تک منہ کو دھو سنبھال سنبھال

پر جو اوپر سے منہ کو تو دھووے　　وضو اپنے میں بے خدشہ ہووے
بیچ کی انگلی سے انگوٹھے تک　　ہووے چوڑائی منہ کی بے شک
کان کی لو تلک جو دھووے تو　　ہوئیگا احتیاط سے یہ وضو
پھر تو ہاتھوں کو کہنیوں سے دھو　　انتہا انگلیوں کی پوروں کو
اولاً دھوئیو تو سیدھے کو　　بعد اسکے تو ہاتھ بایاں دھو
الٹے دھوتے نہیں ہیں ہاتھ درست　　الٹے دھوتے ہیں جو ہیں دین کے سست
وضو کے بند دھو تو سب بیشک　　نہ رہے خشک ایک بال تلک
آگے پھر سر کے مسح سر کا کر　　مسح پھر کر تو دونوں پاؤں پر
مسح ہو سر کا تین انگلی ساتھ　　اس رطوبت سے جو ہو تیرے ہاتھ
اور پانی نہ مسح کا لیجو　　دیں کو اپنے نہ ہاتھ سے دیجو
مسح واجب ہے پاؤں کا کرنا　　انگلیوں سے ہو تا بہ پشت پا
مسح کر پہلے دہنے پاؤں کا　　بعد بائیں کا یاد رکھ تو سدا
کام کر سب وضو کے تابڑ توڑ　　یہی ترتیب ہو نہ جی سے چھوڑ
پہلے دھو کر نجاست و ہر خاک　　وضو کے بند بند کر کے پاک
اور اپنے وضو کو آپ ہی کر　　ہو نہ کوئی شریک دھونے پر
پر جو قادر نہ ہو وضو پر تو　　ہے روا اور کوئی کر دے وضو

در بیان عدد غسل

غسل واجب ہیں چھ سن اے سرور　　تین مردوں پہ ہیں چھ عورت پر
پہلے تو غسل ہے جنابت کا　　دوسرا غسل میت اے دانا

تیسرا غسل مس میت جان	ہوا شارع کا اسطرح فرمان
حیض کا غسل اور جننے کا	پیر چھوٹے تو ہوگا غسل چھٹا
ہے جنابت کے غسل سن عالم	پانچ غسلوں میں ہے وضو لازم
لیک ترتیب سب کی ہے یکساں	آگے جس طرح سے کرونگا بیان

در بیان غسل واجب

گر جنابت کے غسل کو تو کرے	دھیان دھونے پہ ہو نجاست کے
پہلے تو دور سب نجاست کر	دھو پھر اسکو لگی ہو جو تن پر
دو طرح سے ہے غسل سن پیارے	ایک غوطہ سے ایک بار سن سے
جو کرے حوض و نہر و دریا سے	کھیو تو غسل ارتماسی اسے
غسل پانی میں گر کرے اے یار	ساتھ نیت کے دو میں غوطہ مار
دھونے میں سب بدن کے اے دانا	پانی ہو سب جگہہ پہ پہنچانا

در بیان غسل ترتیبی

غسل ترتیب کا تو سن لے بیاں	واجبوں سے نہ اسکے ہو نادان
بعد نیت کے دھو سر و گردن	داہنی سمت کا پھر آدھا بدن
دھونا پھر آدھا دوسرا اے جان	آگے اور پیچھے کر تو پانی رواں
وقت دھونیکے سر کے ایک باری	کر تو نیت کو غسل کی ساری
حکم میں رہنا تجکو نیت کے	وہی سب جان جو وضو میں سنے
پاک پانی نرا تو پیدا کر	اور وہ اپنا ہووے اے سرور
اور اپنے مکاں میں جائے تو	ہو پرایا تو اذن لے لے تو

نہ تو جوڑا ہو نہ گندھی ہوں بال
چھلہ تعویذ اور انگوٹھی نکال

انگلیوں اور ناف کے درمیان
سبھی جاؤں میں کر تو پانی رواں

غسل کے وقت ہوشیاری کر
پانی سارے بدن پہ جاری کر

آپ خود غسل کو بجا لاوے
اور کوئی نہ تجھکو نہلاوے

ناک یا کان گرچہ چھیدا ہو
یا کسی طرح سے وہ پیدا ہو

ہے یہ لازم کہ پانی وہاں پہنچا
ہو جو سوراخ اسمیں رکھ تنکا

غسل کے وقت اس کو پھیرتا جا
یہ بھی واجب ہے تجھکو اے دانا

اور جو بھول جائے اسکو کہیں
غسل باطل ہے اسکو کرلے یقیں

غسل پر آپ گر نہ ہو مختار
اور کوئی غسل تجکو دے ناچار

بائی پیشاب تجھ سے ہو نہ عیاں
یاد رکھ یہ تو غسل کے درمیان

اور یہ ترتیب غسل کی پہچان
اسکے بھی واجبوں کو بارہ[۱۲] جان

در بیان تیمم گوید

گر وضو غسل کو نہ ہو پانی
یا ہو آزار تجھ کو لے جانی

پانی لگنے سے ہووے تجکو ضرر
یا کہ بیمار ہونے کا ہو ڈر

ہو وضو کی جگہہ جو زخم کہیں
خوں کے بہجانے کا ہو تجکو یقیں

پہلے لیکن تو دیکھ لے اتنا
عذر جاویں کہ پانی ہو پیدا

نہ گیا دیکھ نہ آیا پانی نظر
آخری وقت تب تیمم کر

ہے تیمم بجائے غسل و وضو
اسکے واجب بھی تو ہیں دس اور دو

نیت اور دونو ہاتھ خاک پہ مار
اور وہ ہو خاک پاک سن ہشیار

وضو کے بدلے ضرب ایک لگا
غسل کے بدلے ضرب دو ہیں روا

خاک پر ہاتھ مار مسح تو کر
سر کے آگے سے سارے ماتھے پر

ہاتھ دونو ملا کے پھیلا کر
کھینچ ہاتھ سے ناک کے اوپر

مسح کر سیدھے ہاتھ سے پہلے
بائیں کو مسح کر تو بعد اسکے

اور مکاں اپنا ہو تیمم کو
نرمی ہو خاک نہ ملا کچھ ہو

تا سر انگشت پہنچے سے لیکے
ہاتھ کی پیٹھ پر ہتیلی سے

مسح کر اور یاد رکھ ترتیب
کہ ہو طاعت خدا کی تجکو نصیب

اور سوالات اسمیں ہوویں میاں
فاصلہ انکے کچھ نہ ہو درمیاں

اور تیمم سے پہلے سر تا سر
ہوں تیمم کی جائیں پاک بسر

کر تیمم کو آپ تا مقدور
جب ہو لاچار تب نہیں یہ ضرور

دربیان نجاسات گوید

شرع میں ہیں نجاستیں دس چیز
یاد رکھ سب کو ملیں کرکے تمیز

گوہ ہے پیشاب اور ہے کافر
کتا اور مردہ اور ہے جو سور

گوہ ہے پیشاب ایسے حیواں کا
کھانا جسکا ہمیں حرام ہوا

ایسا حیواں ہو جب چھری ماریں
اسمیں سے خون کی چھٹیں دھاریں

کرے حیواں سے جب کوئی بدکام
ہوگا وہ جانور حرام مدام

گوہ ہے پیشاب اسکا ہے ناپاک
اس نجاسات سے نہووے پاک

اور جو گوہ کھاوے کوئی انساں کا
وہ بھی حیوان نہیں ہے کھانا روا

جب تلک پاک ہووے وہ ناپاک
موت سے اسکے کیچھو تو پاک

دینِ اسلام سے جو ہو باہر
جان لے اُسکو تو کہ ہے کافر

خارجی ناصبی نصیری کو
شیعۂ غالی اور مجوسی کو

خارجی دشمنِ علیؑ بہ یقیں
ناصبی دشمنِ آئمۂ دین

علیؑ کو جانے تھا خدا اپنا
یا نبیؐ پر شرف علیؑ کو دیا

یا کہے جو کہ سب میں ہے وہ خدا
نیک و بد کام سب خدا نے کیا

ہو ضروری جو دین کا مُنکر
سب کو تو جان لے کہ ہے کافر

ہونگے سب حکم کُفر کے اندر
علما کا ہے اتفاق اس پر

ہووے حیواں حلال یا کہ حرام
مُردہ سب کا نجس ہے جان تمام

اور میّت پھر ایسے حیواں کی
دھار جس سے لہو کی چھوٹیگی

کرسے جو مست ہے نجس ظاہر
اصل میں ہو جو مایع مُسکر

جیسے بوزہ شراب اور ٹھرا
سب ہیں ناپاک اور بے بہرا

شیرہ انگور کا جو جاوے اُبل
ہاتھ دھو جسکہ خون آوے نکل

منی اور خوں نجس ہیں انساں کے
سائے مُردار پاک حیواں کے

پر وہ حیواں ہوں اسقدر اے یار
ذبح ہیں چھوٹے اُسکے خوں کی دھار

در بیان تطہیر جامہ و بدن گوید

اِنمیں سے ایک شے لگی ہو جو
یا بدن یا کہ تیرے کپڑوں کو

پر ہو ان دونوں سے جو ایک تر
اور لگنا یقیں بھی ہو تجھ پر

سُن تو سِنے یقین کے دیندار
لگنا آنکھوں سے اپنے دیکھ یار

دیکھے تو ہو لگی نجاست عین
اپنی آنکھوں سے اُسکو تو اے معین

یا کہ دو عادِل آکے دیویں خبر　　ہوں جو عادل وہ شرع کے اندر

دھونا ہووے گا تب تجھے لازم　　واسطے سب نماز کے دائم

پر ہو چکنائی یا منی خول ہو　　پہلے صابون سے چھڑا اُن کو

اسطرح دھو کہ ہوویں سب دُور　　جس طرح سے ہے شرع میں دستور

کرے جب پاک گھر میں اے سرور　　سب شرائط کو تو بجا لا کر

رکھ کے باسن میں پھر تو وہ کپڑے　　پاک پانی کو ڈال اُوپر سے

دیکھے جب پانی سب میں سے پہنچا　　ہلکے کپڑوں کو پھر تو باہر لا

پھر نچوڑ اُسکو خوب کر کے زور　　پھر وہ باسن کا پانی سب کر دُور

دُوسری بار کپڑا یونہیں دھو　　شرع کی سیکھ لے طہارت کو

ہاتھ اور کپڑے اور باسن تب　　پاک ہوتے ہیں یار شرع میں جب

اور جو دھوویگا حوض دریا میں　　نہر و تالاب یا گڑھیا میں

گڑھا اور حوض ہو جو پاک و صاف　　شرع میں پانی کے جو ہیں اَوصاف

کر نجاست کو پہلے سب زائل　　دُور ہونے کا ہو یقیں حاصل

پھر سے پانی میں تو دو غوطے دے　　اور نچوڑ اُسکو خوب زور سے

سب نجاست کو تین باری دھو　　دھونا پیشاب کا دو باری ہو

اور نجاست بھرے بدن میں اگر　　دھو چھڑا کر کے خوب تو سرور

خوک چوہا مُوا لگے گر تر　　دھونا سب ہووے اسقدر تجھ پر

لگے چوہا سوا شراب اور خوک　　سات باری تو دھو انہیں بے چوک

گھر میں جب دھوئیگا تو اے دلبر　　دھونا تب ہوئے اِسقدر تجھ پر

حوض میں پانی جیسے وافی ہو ۔ دھونا ایک بارگی کا کافی ہو

در بیان مطہرات گوید

قسمیں دس پاک کرنیوالی ہیں ۔ حکم ہر ایک کے نرالے ہیں
پانی اور آفتاب ہے اور خاک ۔ چوتھی ہے آگ کرنیوالی پاک
پانی سے پاک ہوتی ہے وہ شے ۔ جو کہ وہ شرع میں مقرر ہے
ہو نجس موت سے زمیں جو کہیں ۔ دھوپ کرتی ہے پاک ایسی زمین
موت پر جب کہ آفتاب آئے ۔ تری کو بول کی جو خشک کرے
تر زمیں پر جو کافر آجاوے ۔ یا سگ و خوک اُس جگہہ آوے
ایسی جاؤں میں آفتاب جو آئے ۔ دھوپ سے خشک وہ جگہہ ہو جائے
تیسری چیز ہے زمیں کی خاک ۔ تلوے اور کفش کو کرے وہ پاک
پر زمیں پاک پر جو راہ چلے ۔ جو نجاست بھری ہو دور کرے
آگ لکڑی نجس کو کردے پاک ۔ جلکے جب راکھ ہووے جیسے خاک
گندی مٹی سے جو بنے باسن ۔ ہوویں پکنے سے پاک وہ برتن
بعضے عالم کا اس جگہہ ہے سخن ۔ پاک پکنے سے بھی نہو باسن
انقلاب اور انتقال کو جان ۔ شرع میں اُنکے یہ ہوئے ہیں بیان
سرکہ ہو جائے جب شراب سے وہ ۔ پاک ہوتا ہے انقلاب سے وہ
شرع میں اُسکو انتقال کہیں ۔ جسکو سب صاحب کمال کہیں
جیسے خوں آدمی و حیواں کا ۔ پسو اور جوں پیئے تو پاک ہوا
دو طرح اور پاک ہونے کی ۔ نام اُنکا بھی سن زیادہ کئی

پانی ناپاک حوض کا جب ہو — پر نہ بگڑا ہو اُسکا رنگ و بُو
ایک گر پانی اک دفعہ جو گرے — اِسمیں پانی تمام پاک کرے
شرع میں کہتے ہیں اسی کو زیاد — کیا شارع نے اِسطرح ارشاد
شیرہ انگور کا جو کھاوے جوش — ہووے ناپاک سُن تو صاحبِ ہوش
تین حصّوں میں سے جو دو ہوں کم — باقی شیرہ وہ پاک ہو اُسدم
اس طہارت کو کہتے ہیں نقصان — کمی ہونے کے معنی ہیں یہ جان
اب نواں ہے جو استحالہ نام — دسواں لانا ہے کفر سے اِسلام
استحالہ کے معنی ہیں کہتے — کُتّا ہو جاوے نوں گل کر کے
یا ہو وہ گندگی جو گلکر کھات — سبھی ہو جاویں خاک سن یہ بات
اور جو کافر کوئی مسلماں ہو — جان لے تو یقین پاک اُسکو

در بیان تطہیر آبِ چاہ گوید

اُونٹ یا بیل گر کوئیں میں گرے — زندہ نکلے نہ وہ اُسی میں مرے
ہو شراب اور یا ہو مثل اُسکے — ہوش باقی نہ رہتی ہوں جس سے
یا کسی طرح سے گری ہو منی — آدمی کی ہو یا ہو حیواں کی
خون ہو حیض کا نفاس کا یا — استحاضہ کا خون یا ہو گرا
نجس العین سے گرے کوئی گر — خوک ہو سگ ہو یا کہ ہو کافر
حکم شارع نے یوں دیا اُسکا — کھینچ پانی تمام اے دانا
سارا پانی جو کھینچنا ہو دشوار — کر طریق طراوح اے دیندار
صبح صادق سے شام تک بیشک — کھینچیں پانی کنوئیں سے لے زیرک

کھینچنے والے آدمی ہوں چار — کھینچیں دو دو برابر اے ہشیار
احتیاط اسمیں ہے یہ اے دانا — عورتیں نیچے اور نہ ہو خنثا
کھائیں اک اک کریں نماز جدا — جمعہ کی ہے نماز مستثنا
خر ہو یا گائے یا کہ ہو گھوڑا — حکم اسکا بھی ہے جو گذرا
آدمی کوئی گر کنوئیں میں گرے — رہے زندہ نہ وہ اسی میں مرے
ہو وہ ہو سن کہ گیر و تر سا ہو — خواہ عورت ہو خواہ بچہ ہو
اسمیں شارع کا حکم ہے یہ عام — کھینچ ہفتاد ڈول نیک انجام
بعض نے احتیاط یہ جانی — مرے کافر تو کھینچیں سب پانی
کسی انساں کا گو گرا ہو گر — خواہ ہو خشک خواہ ہو وہ تر
جان اس مسئلہ کو تو فی الحال — ڈول چالیس یا پچاس نکال
خون بکری کے ذبح کا ہو اگر — کھینچ پنجاہ ڈول نیک سیر
مرغ کے ذبح کا گرے جو لہو — اسکے دس ڈول کھینچ اے خوشخو
خون نکسیر یا کبوتر کا — دیکھ جب تو کنوئیں میں ہے وہ گرا
جان اس مسئلہ کو نیک مآل — بیس ڈول اسکے واسطے تو نکال
گرتے بلی کے جو برابر ہو — گر کے جبدم مرے وہ اے خوشخو
یاد رکھ بھول تو نہ اب زنہار — کھینچ چالیس ڈول اے دیندار
گر کے بکری مرے کہ مثل اسکے — کھینچ چالیس ڈول سن دل سے
گر کے کتا جو نکلے پھر جیتا — سات ڈول اسکے کھینچ اے دانا
بول انساں کا حکم سن ہشیار — کھینچ پانی تمام اے دیندار

اور بالغ اگر نہ ہو لڑکا
بول اُسکا کنوئیں میں ہو جو گرا

حکم شارع کا جو مقرر ہے
سات ڈول اُسکے کھینچ بہتر ہے

ہو جو صبیہ کا بول نیک خصال
احتیاطاً تمام آب نکال

گر کنوئیں میں کوئی جنب اُترے
اور غسل اُسمیں وہ کرے نکرے

اور بدن بھی اگر ہو پاک اُسکا
سات ڈول اُسکے واسطے ہیں روا

ہو شتر مرغ یا کبوتر ہو
مرغ ہو اُس کے یا برابر ہو

اِنمیں سے کوئی گر کنوئیں میں مرے
حکم ہے سات ڈول کھینچ اِسکے

گر کوئیں میں مرے کوئی چوہا
پانچ ڈولوں کا اُسکے حکم ہوا

ہو نہ گر پاش لے خجستہ خصال
اور شق ہو تو سات ڈول نکال

چھپکلی جب کوئی کوئیں میں گرے
کھینچ تو سات ڈول اُسکے لئے

اور چڑیا ہو یا ہو مثل اُسکے
واسطے اُسکے ایک ڈول کھینچے

احتیاط اسمیں نیک خصلت ہے
تین ڈولوں کی جو اجازت ہے

ڈول پورے نہ کھنچنے پائیں گر
ٹوٹ جائے کنواں نہیں ہے ضرر

کچھ پہ چکے جسقدر رہ وہ ہیں کافی
پھر نہیں احتیاج باقی کی

گر کسی قسم کی نجاست ہو
کیجئے ہر ایک کی معین کو

آب باراں میں ملکے غایط و بول
گر کنوئیں میں گرے تو ہے یہ قول

اتفاق اِس پہ عالموں کا ہوا
تیس ڈول اسکے واسطے ہیں روا

جو نجاست جدید پیدا ہو
جسکو شارع نے کچھ نہ لکھا ہو

وہ نجاست گرے کنوئیں میں جب
پانی اُسکا نکال ڈالیں سب

جب نجاست کوئی کوئیں میں گری
کھینچیں اسوقت اسکا آب اتنا
جو معین ہو شرع میں مقدار
گر نہ مقدار کچھ ہوائے زیرک
کوئی حیوان ہو اگر ایسا
گر کے مرجاوے وہ کنوئیں میں اگر
ہو جو منظور احتیاط کمال
جانور کوئی ہو اگر ایسا
کوئیں میں اسکا گر گرے فضلا
خانگی مرغ کا جو ہو فضلا
جزو کوئی اگر نجاست سے
پہلے اس جزو کو تو باہر لا

اور بو رنگ یا مزا لاوے
کہ تغیر ہو برطرف اسکا
کھینچ ڈول اتنے پھر نکو کردار
کھینچ پانی تمام تو بے شک
کہ نہ خون جہندہ ہو رکھتا
پاک رہتا ہے آب چاہ مگر
تین ڈول اسکے واسطے تو نکال
گوشت کھانا حلال ہو جسکا
پانی اسکا نجس نہیں ہوگا
پانچ ڈول اسکے واسطے ہیں روا
باقی اندر اگر کوئیں کے رہے
کھینچ مقدار بھر تو اے دانا

در بیان غسلہائے واجبی گوید

غسل واجب ہیں چھ سن ای عاقل
پہلے تو غسل ہے جنابت کا
دو طرح سے تجھے سجھ جنابت ہے
مرد عورت ہوں جبکہ ہم بستر
فرج میں جبکہ ہو سپارہ نہاں
ہوں وہ انزال یا نہوں انزال

یاد رکھ سب کو تو نہ ہو غافل
حق کے فرمانے سے تو مت شرما
دونوں ہیں حق کی سب اطاعت سے
غسل واجب ہیں دونوں کے اوپر
غسل واجب ہیں دونوں پر ایجان
غسل واجب ہے دونوں پر فی الحال

کرے داخل جو کوئی حیواں کے
مرد و عورت کے آگے اور پیچھے

زندہ ہو یا کہ مردہ ہو مفعول
جس سے کرتا ہے کام نامعقول

ہووے بالغ و یا کہ ہو نادان
سوتے میں جاگتے میں ہر عنواں

مسئلہ جانے یا کہ ہو جاہل
خود ہی ہو جاوے یا کرے داخل

دونو پر اسطرح جنابت ہے
دونوں کے غسل کی تو حاجت ہے

مرد و عورت کی یا منی نکلے
قصد و بے قصد جاگتے سوتے

غسل واجب ہے تب جنابت کا
اِس طرح سے خدا نے فرمایا

در بیان چند چیز کہ بر جنب حرام است

جب کسی طرح سے جنابت ہو
غسل کرنے کی تجکو حاجت ہو

یہ کئی کام ہیں حرام مگر
جب تو ناپاک ہو یہ کام نکر

خطِ قرآں ہو یا کہ نامِ خدا
یا کہ ہو نامِ چاردہ تن کا

لے محمدؐ سے اور مہدیؑ تک
ہیں یہ معصوم چاردہ بیشک

دین اسلام میں نہیں یہ روا
کہ لگے پر بدن ہو مس اُسکا

ہے جنب پر نماز روزہ حرام
بیٹھنا مسجدوں میں یا آرام

پڑھنا قرآں کے چار سوروں کا
ہیں عزائم جو سورے اے دانا

نہ رکھیں مسجدوں میں وہ کوئی چیز
کہ یہ سب ہیں حرام اہل تمیز

نو برس عورتوں کا جب سن ہو
آئے تب خون حیض کا اُسکو

در بیان حیض و احکام آں گوید

حیض کے خون میں سیاہی ہو
آئے گرمی سے اور ہو بد بُو

رہے عورت کو تا پچاس برس — ہو قریشی تو ساٹھ سال ہیں بس
حیض ہیں تین دن سے ہو نہ کمی — ہے زیادہ نہ دس دنوں سے کبھی
حکم ایام حیض کے جتنے — ہیں جو کہتا ہوں یاد رکھ اُتنے
خط جو قرآں کا لکھا ہو کہیں — عورتیں واں بدن لگائیں نہیں
یا کہ نام خدا ہو نام رسولؐ — یا لکھا جسپہ ہووے نام بتولؑ
یا لکھا ہو کہیں جو اسم امام — اُسکا چھونا ہے عورتوں کا حرام
جیسے آگے کہا جنابت میں — مسجدوں میں نجا کے وہ بیٹھیں
ملنا شوہر سے ہے حرام اُنپر — بے نہائے نہ ہوں وہ ہم بستر
نہیں ہرگز اُنہیں نماز روا — ہے معاف اُنکو سب ادا و قضا
حیض کے بعد پاک ہوں وہ جب — روزے جو کھائی ہوں رکھیں وہ سب
پر جو چاہیں کہ کل وہ روزہ دھریں — صبح ہونے سے پہلے غسل کریں
حیض کا غسل وہ کریں جسدم — غسل کے ساتھ ہے وضو ہمدم

مسئلہ در بیان نفاس و احکام آں

خون جننے میں یا کہ بعد اُسکے — آوے جب جان تو نفاس اُسے
بچے کو آوے خون بات کی بات — ہو بہت سے بہت تو دس دن رات
بعد اُسکے نہیں نفاس کا خون — حکم شارع کا بس ہوا ہے یوں
حیض کے حکم جو کہے اُوپر — وہی سب ہیں نفاس کے اندر
وضو اور غسل اور ہیں جتنے حرام — حیض کی طرح سے ہیں اسمیں تمام

مسئلہ در بیان استحاضہ و احکام آن

پہلے مہینے تو اُسکے سُن دیندار ۔ آوے عورت کو خوں جو ہو آزار

کہیں ہندی میں پانو ہی چھوٹا ۔ شرع میں استحاضہ نام اُسکا

وہ لہو ہے سوائے حیض و نفاس ۔ نہ بکارت کا خون کیجو قیاس

اُسکے خوں کا ہو رنگ زردی پر ۔ اور گرمی بھی اسمیں ہے کمتر

استحاضہ کو تین قسم کا جان ۔ ایک تھوڑا سا ایک میانہ مان

تیسری قسم استحاضہ بڑا ۔ عربی میں جسے کثیرہ کہا

تینوں قسموں کے حکم یوں ہیں جدا ۔ حق تعالے نے جو ہے فرمایا

تھوڑا اگر ہو اُسے قلیلہ کہیں ۔ حکم یہ اُس کا ہے علیلہ کہیں

روئی کا گر پھہل بدن پہ دہرے ۔ ایک ہی رُخ پہ اُسکا خون بھرے

پیٹھ پر پھائے کے نہ چھوٹے اگر ۔ ایک ہی رُخ رہے جو خوں نیں تر

دہوکے اُس خوں کو وہ پاک کری ۔ روئی اور ایک پاک اُسپہ دہری

غسل کرنا نہ اُسپہ واجب ہو ۔ سب نمازوں کیواسطے ہے وضو

اور من بعد اُس طہارت کے ۔ جلد اپنی وہ پھر نماز کرے

سب نمازوں کے واسطے ہر بار ۔ کریگی عورتیں یوہیں دیندار

مسئلہ در بیان استحاضہ متوسطہ

خون جو روئی اُوپر پھوٹ آیا ۔ استحاضوں میں وہ میانہ ہوا

پر نہ پھوٹا ہو خون لتّے پر ۔ ہو جو لتہ بندھا میان کمر

جس طرح سے ہی پہلے میں نے کہا ۔ وہی سب اُس جگہہ میں لاوی بجا

پر وہ جسوقت خون کو دھوئے ۔ تب وہ لتے کو بھی بدل ڈالے

جب نمازِ سحر کا وقت آئے ہے یہ واجب کہ ایک غسل کرے

مسئلہ دربیان استحاضہ کثیرہ

استحاضہ بڑا ہے یوں اکثر خون جب گذرے لتے کے باہر
دونو کے حکم جو بتائے ہیں پہلے اس سے تجھے سنائے ہیں
وہ سبھی حکم یہاں تو جاری کر غسل دو کر زیادہ تو اُن پر
کرکے ایک غسل ظہر و عصر کرے دُوسرا مغرب و عشا کے لیئے
استحاضہ کے غسل کے ہمراہ کر وضو بھی تو قربۃً لِلّٰہ
حیض میں کام جو حرام ہوئے اُس جگہہ اِن پہ سب تمام ہوئے
وضو اور غسل جسطرح سے کہا جب تلک عورتیں نہ لاویں بجا
نہیں اُن سے نماز و روزہ روا ہوا ہے حکم یوں نہیں شارع کا

فصل دربیان ارکانِ نماز گوید

کام جو ہیں نماز کے عاقل آٹھ ہیں اُن سے تو ہو نہ غافل
پہلے نیت ہے بعد ہے تکبیر جسطرح شرع میں ہوئی تقریر
معنی نیت کے تو بتائے ہیں وضو اور غسل میں سنائے ہیں
کھڑے ہونا ہے پھر عبادت کو خاص دل سے خدا کی طاعت کو
پڑھنا الحمد کا بہ بسم اللہ اور سورہ تمام ہے دلخواہ
پانچواں ہے رکوع فرض تمام دو تو سجدے ہے تشہد اور سلام
لیکن اِسمیں سے پانچ رکن سُنو اہل اسلام جانیں اِن سب کو
ہیں وہ تکبیر دو تو سجدے جان کھڑے ہونا نماز کو ہے بیان

پہلے نیت ہے پھر رکوع کا نام — انہیں پانچوں سے ہے نماز تمام

دربیان ارکان و معنی آں گوید

پانچوں رکنوں کو اب بتاؤں میں — یعنے وہ سب ستوں نماز کے ہیں
انمیں سے ہو زیادہ یا اِک کم — بھولے سے یا کہ جانکر جیدم
مسئلہ داں ہو یا کہ ہو جاہل — ہو گی اُسکی نماز سب باطل

دربیان عدد نماز یومیہ و عدد رکعات

پانچ واجب نماز ہیں دن رات — اور ان سب کی سترہ رکعات
صبح دو ظہر چار عصر چہار — شام کی تین اور عشا کی چار
سترہ رکعتیں حضر میں کرے — کرے گیارہ جو وہ سفر میں کرے

دربیان حکم نماز مسافر

پر سفر ہووے جو حلال اُسکا — جس سفر کو مُباح فرمایا
حج کو جاوے و یا زیارت کو — یا کہ جانا ہو تو تجارت کو
گر زیارت رسولؐ کی ہووے — یا امامؑ و بتولؑ کی ہووے
ظالموں کے جو ساتھ ساتھ پھریں — نہیں لازم نماز کم وہ کریں
اور یہ تیرا سفر جو شیعہ کا ہو — اِسمیں ہر ایک نماز کر دو دو
جو سُنی ہو نماز رکعت چار — دو دو رکعت پڑھا کرے دیندار
ظہر اور عصر اور عشا کی یار — اسطرح سے تو کیجیو ہشیار
صبح کی دو ہیں اور مغرب تین — کر سفر میں ادا یونہی بہ یقین

دربیان لباس نماز گوید

جب طہارت تجھے میسر ہو
پاک کپڑے ہوں تن مطہر ہو

ستر اپنا تو ڈھانپ لے دانا
کہ تیری یہ نماز ہووے ادا

مرد کو ستر فرض ہے اتنا
کہ ڈھکے آگا پیچھا سب اسکا

حکم ہے عورتوں کا سن یہ سخن
ڈھانپ لیویں وہ اپنا سارا بدن

غیر دو ہاتھ پاؤں کے نیچے
اور منہ کے سوا تمام ڈھنکے

جامہ ہو پاک اور ہو اپنا
نرے ریشم سے بھی نہ ہو وہ بنا

پہننا ریشمی ترا کپڑا
مرد مومن کو ہے حرام ہوا

فعل اپنے نماز کو جانے
فرق ان سب کے تو نے پہچانے

سمت قبلہ کی پہلے کر ظاہر
فکر کر آٹھ نماز کی آخر

حق کی درگاہ کی طرف آ تو
بندگی کی روش بجا لا تو

در بیان اوقات نماز گوید

وقت پانچوں نماز کے تو جان
عالموں نے یہ سب کئے ہیں بیان

صبح صادق سے ہووے وقت سحر
جب تلک آفتاب ہو باہر

جبکہ دیکھے کہ دوپہر ہے ڈھلی
وقت پھر ظہر و عصر کا ہے وہی

دونو کا وقت ہوگا اسدم تک
رکعتیں آٹھ ہو سکیں بے شک

وقت جب چار رکعتوں کا رہا
عصر کا وقت ہے ہو ظہر قضا

وقت اوّل ہے شام کا محبوب
ہووے جسوقت آفتاب غروب

سرخی غائب ہو جبکہ پورب سے
آسماں پر جو شام کو ہووے

وقت ہے وہ نماز مغرب کا
اور ہے بعد اسکے وقت عشا

ہوگا دونو کا وقت تا اُسدم
کہ نہو آدھی رات سے کچھ کم

رہے جب وقت چار رکعت کا
ہے قضا شام کر عشا کو ادا

گر گذر جائے آدھی رات ای یار
صبح کے آگے ہونے سے ہشیار

دونو کو کیجیو رضائے خدا
کر نہ نیت کو تو قضا نہ ادا

در بیان مکان نماز گوید

جائے اپنی میں ہو نماز گذار
گر گناہوں سے اپنے استغفار

جائے بیگانہ میں نماز نہ کر
دے جو رخصت تو وہ نہیں کچھ ڈر

ہو مکان پاک اور فرش بھی پاک
ہو جو سو کھا نجس نہیں کچھ باک

بانگ قامت تو کہہ برائے نماز
دل خالص سے تا برائے نماز

جمع خاطر سے تو کھڑا رہیو
سامنے قبلہ کے مقابل ہو

کر تو نیت کو خالص اے دل شاد
اور خودی اپنی سے تو ہو آزاد

اُسی نیت پہ رہنا دل سے مدام
جب تلک کر چکے نماز تمام

نہو دل میں خیال یہ جاری
چھوڑوں اسکو کہ میں کروں ساری

یا کہ توڑوں نماز میں میں وضو
اور نماز اسطرح کرے جو تو

ہو گی باطل نماز اے دیندار
ایسی باتوں سے رہیو تو ہشیار

ہاتھ دونو اُٹھا کے کہہ تکبیر
ساتھ نیت کے کہہ نہ ہو تاخیر

نہیں تکبیر کے روا معنے
کہ کہے ہر زباں میں تو یعنے

بعد اک دم کے لے دل آگاہ
اوّلاً کہہ تمام بسم اللہ

پھر تو الحمد پڑھ کے سورہ پڑھو
پھر وہ سورہ تمام پورا پڑھ

پہلے سے سورہ دل میں ٹھہرا کر
سبھی حرفوں کو اُنکی جاسے نکال
سین اور صاد و ثا میں فرق ہو جو
ذال اور زا و ظا و ضاد کو جان
تا کو اور طا کو پڑھتے ہیں جو عرب
سعی کرنا ہے جتنا ہو مقدور
مدّ واجب جو ہووے ترک نکر
سورہ پڑھنے میں گر تو جائے ٹھہر
اور ظاہر کرے نہ ٹھہر یہاں
چھوڑ مت سورتوں سے بسم اللہ
صبح اور شام اور عشا میں یار
واجب اتنا بلند ہے سرور
آخری رکعت ایک مغرب کی
پڑھیو ان تینوں کو تو چپکے سے
ظہر اور عصر ساری پڑھ چپکے
معنی الحمد اور سوروں کے
پھر تو چاروں رکوع میں خم ہو
ٹھہر جا اتنا اے دل آگاہ
تین باری تو پڑھ اسے اے یار

بعد بسم اللہ کہیو اے سرور
جاہلوں کیطرح نہ کیجیو خیال
قاریوں سے تو سیکھ لے سب کو
عالموں نے کیا ہے جیسے بیان
پڑھ تو اسطرح سے نہ آوے عیب
اور تشدید کا بھی کیجیو شعور
حافظوں سے تو پوچھ جا کے پسر
پیش و زیر و زبر نہ ظاہر کر
آخری حرف کو تو کرلے دھیان
سُنیوں کی روش نہ چلیو راہ
حمد و سورہ کو پڑھ تمام پکار
جو کہ ہو پاس اُسپہ ظاہر کر
اور عشا کی ہیں جو کہ دو پچھلی
اسقدر تا نہ کوئی اور سُنے
اپنی آواز تو ہی آپ سُنے
دھیان کر جسقدر رہے عقل تجھے
اتنا تا پہنچیں ہاتھ زانو کو
کہہ تو سبحان کو مع اللہ
سجدے میں اور رکوع میں دیندار

اور پڑھ ذکر تجھ کو گر آوے — پڑھ تو بہتر ہے وہ دل و جاں سے

بعد سیدھا کھڑا ہو تو دانا — کہکے تکبیر سجدہ کو جانا

اور پھر سجدہ کر اطاعت سے — واسطے حق کی تو عبادت کے

سجدہ میں ساتھ بندا اپنے لگا — بر زمیں تا کہ ہو نماز ادا

دونو زانو انگوٹھے دونو جان — پاؤں کی شرع کا ہے یوہیں بیان

دو ہتیلی ہیں اور پیشانی — ہیں یہی ساتوں اے مرے جانی

ساتوں بندوں کو رکھ زمیں پہ تمام — اتنا سجدے میں کیجیو آرام

ذکر سبحانَ ربیَّ الاعلیٰ — و بحمدہ تو کہہ سکے دانا

پھر تو رکھ سر کو اسپہ جو ہو پاک — اُگی ہو خاک سے دیا ہو خاک

پہنیں اور کھائیں جسکو لوگ تمام — سجدہ اُسپر ہوا حرام مدام

پھر اُٹھا سر کو پہلے سجدے سے — ایک لمحہ درست ہو بیٹھے

دوسرا سجدہ بھی یوہیں کر لے — تھوڑا پھر بیٹھ کر کھڑا ہووے

دوسری رکعت اس طرح سے کر — پڑھ پھر اُسمیں تو اک قنوت پسر

ہاتھ دونو اُٹھا کے پڑھ اے یار — جونسی ہو دعا و استغفار

اور کر کے رکوع ذکر اے یار — جسطرح ہے پہلے کی تکرار

سیدھا ہو کر کے تو سجود کو جا — بعد جب سجدہ کر کے اُٹھ بیٹھا

دو تشہد زباں پہ جاری کر — جسطرح شرع میں ہے اے سرور

بھیج صلوات پھر محمدؐ پر — اور سبھی آل پاک احمدؐ پر

بعد ازاں کہہ سلام باہر آ — اُسی صیغہ سے حکم ہے جسکا

پڑھ تو تعقیب قربتہً للّٰہ
اور گناہوں کے اپنے بخشش چاہ

جو سنی ہو دعا و استغفار
پڑھ تو بہرِ ثواب اے دلدار

جز دعا اور کچھ نہیں ہے روا
کیونکہ فرمان ہے ائمہ کا

نہیں تسبیح کوئی اے محبوب
ہووے تسبیح فاطمہؑ سے خوب

در بیان منافیات نماز گوید

کام وہ سن نماز جن سے جائے
سنکے سب یاد رکھ جو کام میں آئے

جو جو چیزیں کہ تیرا توڑیں وضو
اُن سے باطل سمجھ نماز کو تو

پیٹھ کر قبلہ کو نماز جو کی
نہ روا ہوگی گر نیاز سے کی

اور بہت کام سے بھی ہے مبطل
دیر کی بھی سکوت میں ہے خلل

وقت سے آگے بھی نماز جو کی
ہوگی باطل نماز وہ تیری

پہلے دو رکعتوں میں شک جو آئے
خوب ہے یہ نماز چھوڑی جائے

غصبی جامیں اور لباس میں جو
گر کرے تو نماز باطل ہو

بے تقیہ کے جو کہ باندھے ہاتھ
ہے وہ باطل نماز دن اور رات

گر نجس ہووے تیرا تن سرور
دھووے وہ جب تلک نماز نکر

آپ سے جانکر جو کھائے پیئے
ناروا یہ نماز ہے تجھ سے

غیر قرآن اور دعا کے جو
بولے دو حرف بھی تو باطل ہو

کام دنیا کے واسطے کرنا
قہقہہ کر نماز میں ہنسنا

پر یہ دو فعل جان بوجھ نکر
بھولے سے ہو اگر نہیں کچھ ڈر

اور قبلہ سے منہ پھرا وے تو
ہوگی باطل نماز جان اسکو

دو ہتھیلی ملا کے آپس میں
رکھے زانو میں جو کہ ہاتھ اپنے

گر کھلے ستر آگے پیچھے سے
ان سبھوں سے تجھے خلل آوے

پھر یہ سب جان بوجھ کے جو کئے
پانچ آخر کے بھی بتا جو دئے

دربیان شکیات نماز گوید

گنتی میں رکعتوں کے ہو جو خلل
جس طرح سے کہا ہے کیجو عمل

ہو جو شک واجبی دو رکعت میں
جیسے صبح و سفر کی حالت میں

جمعہ کی عیدوں کی نماز جو ہو
چاند و سورج کی یا گہن کی ہو

یا کہ ہو تین رکعتوں میں یار
سو وہ مغرب کی ہی سن اے دیندار

ہووے شک سبکو انکی گنتی میں
ہوگی باطل نماز سن مجھ سے

یعنے ہے دوسری و یا پہلی
ان نمازوں کو توڑ ڈال سبھی

از سر نو سے پھر تو نیت کر
دی یہ ہے صادقوں نے یونہی خبر

چار رکعات کی نماز جو ہو
شک ہو گنتی میں انکی گر تجکو

پہلے دو انکی میں جو شک آئے
چھوڑ دے جس طرح کیا پہلے

تین اور دو میں گر تو شک لایا
پر دو سجدوں کے بعد ہو آیا

یعنے اسوقت شک ہوا اے یار
ذکر سجدوں کا کہہ چکا یک بار

سر جو ہیں سجدہ کی جگہہ پہنچا
وو نہیں ثابت ہوا ترا سجدا

سر اٹھانے سے پھر نہیں کچھ کام
ذکر کے بعد ہو گا سجدہ تمام

تین اور دو کا حکم ہے ای جان
دین میں اسطرح ہوا فرمان

تیسری رکعت اسکی تو ٹھہرا
باقی ایک اسکی اور لا تو بجا

بعد تسلیم کے دو رکعت اور
یا کھڑا ہو کے ایک رکعت کر
شک اگر تین چار میں آوے
چوتھی رکعت اسے مقرر کر
بعد تسلیم کے پھر اے جانی
چار اور دو کے بیچ گر تجکو
حکم سجدوں کا جو بتایا ہے
کر اسے چوتھے ہے مقرر یار
بعد اس کے دو رکعتیں کرنا
شک جو دو اور تین چار میں ہو
پڑھ تشہد تو چوتھی ٹھیرا کر
اور دو رکعتیں کھڑا ہو کے
بعد بیٹھے ہوئے دو رکعت یار
شک جو ہو چار و پانچ کے درمیان
پڑھ تشہد تو کر نماز تمام
سہو کے سجدے پھر تو لا دے بجا
گر ہو شک دونو سجدوں کے درمیان
چوتھی ٹھیرا کے کر نماز تمام
جبکہ تو فارغ اِس نماز سے ہو

کر تو بیٹھے ہوئے وہیں فی الفور
بعد نیت کے حمد پڑھ سرور
دونو سجدوں کے بعد یا پہلے
بیٹھ کر پڑھ تشہد اے دلبر
ایک رکعت جدی بجا لانی
شک دو سجدوں کے بعد آیا ہو
پہلے اس سے تجھے سُنایا ہے
کہہ سلام اور تمام کر ہشیار
کھڑے ہو کر کے اے پسر دانا
پر دو سجدوں کے بعد گر تجکو
کہہ سلام اور باہر آ سرور
کر جُدا اور ایک نیت سے
کر ادا انکو ہو مومن دیندار
پر دو سجدوں کے بعد چوتھی جان
بھیج صلوات اور کہہ تو سلام
شرع میں جس طرح سے فرمایا
چوتھے اور پانچویں کا تجکو میاں
اِسطرح ہوگا تیرا نیک انجام
سہو کے سجدے وہیں کر لیجو

اور پھر احتیاط سے دانا — ایک نماز اور تب بجا لانا

اور جو بعد از رکوع کے ہووے — شک تجھے دونو سجدوں سے پہلے

سر جو ہیں سجدہ گاہ پر پہنچا — وہ ہیں ثابت ہوا ترا سجدا

تو پہنچا تھا سجدے کو ای یار — شک تجھے آیا بیچ میں ہشیار

کر تمام اس نماز کو پیارے — اور دو سجدے سہو کے کر لے

بعد سجدوں کے پھر تو دوسری با — کر نماز ایک اور ساری یار

گر ہوا شک رکوع سے پہلے — چوتھی رکعت اسے تو ٹھیراوے

بیٹھ جا بس تو اور رکوع نکر — پڑھ تشہد سلام کر سرور

بعد ازاں احتیاط سے فی الفور — کر ادا بیٹھ کر دو رکعت اور

بعد اسکے تو مرد با زیرک — سجدے دو سہو کے کرو بیشک

جو ہے اصل نماز میں لازم — ہے وہ سب معتبر یہاں دائم

جیسے تکبیر نیت اور سلام — ذکر و تسبیح اے خجستہ مقام

دوسرا سورہ یاں نہیں ہے روا — فاۓ الحمد پڑھ کے کیجو ادا

پڑھے الحمد کو جو چپکے سے — اور اسمیں قنوت ترک کرے

بغیر رکنوں کے ہو جو کم کہ زیاد — سہو کے سجدوں کا ہوا ارشاد

در بیان سجدہ سہو گوید

سہو کے سجدہ کی روش پہچان — شرع میں جسطرح ہوا ہے بیان

جبکہ تو کر چکے نماز تمام — وقت سجدوں کا تو ہے بعد سلام

اولاً دل میں اپنے نیت کر — جا کے سجدوں میں ذکر پڑھ سرور

سر اُٹھا بیٹھ اور دُوسری بار
سجدے میں جا کے ذکر کہہ اے یار

شرط ہے قبلہ اور طہارت جان
ستر عورت بھی فرض ہے پہچان

سات بندوں پہ سجدہ آیا ہے
جیسے آگے تجھے سُنایا ہے

دو ہتیلی ہیں اور دو زانو جان
دو انگوٹھے بھی اور ماتھا مان

ماتھے کو خاک پر تو اپنے لگا
یا وہ شے جسپہ سجدہ ہووے روا

اور تشہد کے بعد کہہ تو سلام
اسطرح اپنی کر نماز تمام

سجدوں کے بعد بیٹھ کر سرور
پڑھ تشہد تو چھوٹے اے دلبر

سہو کا سجدہ گر تو جائے بھول
آوے جب یاد ہو وہیں مشغول

کہہ سلام اور باہر آ اے یار
جسطرح آگے پینے کی تکرار

جان اور بوجھ ترک ہووے کہیں
ہوگی باطل نماز کر لے یقیں

حافظی نے کہے تھے دین کے اصول
سعی اُسکی خدا کرے مقبول

شارح اُسکے ہوئے ہیں فاضل خاں
دے خدا اُنکو حور و قصر جناں

تمت

خاتمہ

الحمد للہ والمنتہ کہ دریں ایام میمنت فرجام رسالہ بعد حمد ہندی بعد تصحیح تام و تنقیح مالا کلام بعد از رفع اسقام و اغلاط کہ اصل رسالہ میں بے حد و بے پایاں تھی باہتمام مہتمان و مصححان مطبع یوسفی دہلی واقعہ ماہ اپریل ۱۸۹۶ عیسوی میں چھپی